اسبابِ لعنت

کی

چہل حدیث

از

فقیہ الامت جامع الشریعت والطریقت

حضرت اقدس مفتی محمود حسن صاحب زید مجدہٗ گنگوہی

مفتی اعظم ہند

ترجمہ و تشریح

محمد فاروق غفرلہٗ

کاتب :- م۔ا۔ اجمل ۸۶

اسبابِ لعنت

کی

چہل حدیث

از

فقیہ الامت جامع الشریعت والطریقت

حضرت اقدس مفتی محمود حسن صاحب زید مجدہم گنگوہی

مفتی اعظم ہند

ترجمہ و تشریح

محمد فاروق غفرلہ

کاتب: م۔ اجمل ۸۶

مؤلف: فقیہ الامۃ حضرت اقدس مفتی محمود حسن صاحب زید مجدہم

مُفتی اعظم ہند

نام کتاب: اسباب لعنت کی چہل حدیث

ترجمہ و تشریح: محمد فاروق زین پوری

تعداد: ایک ہزار

مطبوعہ

سن طباعت بار اول ۱۳۹۹ھ مطابق ۱۹۷۹ء

سن طباعت بار دوم ۱۴۰۶ھ مطابق ۱۹۸۶ء

ملنے کے پتے

۱. جامعہ محمودیہ نوگزہ پیر۔ علی پور، ہاپوڑ روڈ میرٹھ (یوپی)

۲۔ مکتبہ نعمانیہ دیوبند۔

۳۔ کتب خانہ یحیوی محلہ مفتی سہارنپور

۴۔ مکتبہ فیض اشرف جلال آباد ضلع مظفر نگر

فہرست مضامین

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

تقریظ

از حضرت اقدس مولانا مفتی نظام الدین صاحب زید مجدہٗ

دارالعلوم دیوبند

حامداً و مصلیاً و مسلماً

چالیس حدیثیں محفوظ کرنے اور امت تک پہنچانے کی بے شمار ترغیب و تشویق احادیث میں وارد ہیں اور اسی وجہ سے ہر زمانہ میں سلف سے خلف تک بے شمار علماء و مشائخ نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق اس کا مجموعہ منتخب فرما کر امت تک پہنچایا ہے اسی کی ایک کڑی یہ پیش نظر چہل حدیث کا مجموعہ بھی ہے۔

یہ مجموعہ اپنی شان کا نرالا اور واحد مجموعہ ہے اس مجموعہ میں ان احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے جن میں ان امور کا ذکر ہے جن کے کرنیوالوں پر حضور اکرم سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت سے محرومی کی محض دھمکی ہی نہیں بلکہ لعنت بھیجی ہے، کون ایسا مسلمان ہوگا جو شفاعت سرکار دو جہاں سے محرومی یا استحقاق لعنت برداشت کرنے کے لئے تیار ہوگا۔

ظاہر ہے کہ جب ان امور کا علم ہوگا جن پر دربار رسالت سے لعنت وارد ہے تو یقیناً بچنے کی پوری سعی کریگا، اور بچنا بھی آسان ہوگا۔

جس کا ترجمہ ہمارے مخدوم و محترم جامع شریعت و طریقت رہنمائے راہِ حقیقت حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اطال اللہ بقائہ، وعمت فیوضہ و برکاتہ جیسی معتمد و مستند شخصیت کی زیر نگرانی ایک صالح جوان حبی و محبی عزیزم مفتی محمد فاروق سلمہ نے نہایت تحقیق و احتیاط سے کیا ہے۔

اس لئے یہ مجموعہ اپنے متن و ترجمہ دونوں اعتبار سے نہایت نافع و عمدہ اور مستند ہو گیا ہے، دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ امت مسلمہ کیلئے اس کو بیش از بیش نافع و مفید بنائے اور امت مسلمہ کو اس سے نفع اٹھانیکی بیش از بیش توفیق بخشے اور جامع و مترجم کو بڑے سے بڑا صلہ دنیا و آخرت دونوں جگہ عطا فرمائے۔ خواہش ہے کہ یہ مجموعہ زیادہ سے زیادہ شائع ہو کر امت کے ہاتھوں میں پہنچے اور خوب پڑھا پڑھایا جائے تاکہ اس کا نفع بھی خوب عام و تام ہو آمین

این دعا از من و از جملہ جہان آمین آباد

فقط والسلام خیر ختام

بندہ ناکارہ

محمد نظام الدین عفا اللہ عنہ

۹/۱۱/۹۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امّا بعد۔ فھٰذہٖ نبذۃٌ ممّن لُعِنَ علٰی لسانہٖ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّم جمعتُھا من مشکوٰۃ المصابیح۔ "پیش نظر رسالہ میں ان امور میں سے کچھ کا بیان ہے جن پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک نے لعنت فرمائی، میں نے ان احادیث کو (جن میں ان امور ملعونہ کا بیان ہے) مشکوٰۃ المصابیح سے جمع کیا ہے"۔ خدائے پاک ہم سب کو ان چیزوں سے پورے پورا اجتناب کی توفیق عطا فرمائے، اور ہم سب کی پوری پوری حفاظت فرمائے، آمین،

(۱) عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ سِتَّۃٌ لَعَنْتُھُمْ وَلَعَنَھُمُ اللّٰہُ وَکُلُّ نَبِیٍّ یُجَابُ "اَلزَّائِدُ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ، وَ الْمُکَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰہِ، وَ الْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِیُعِزَّ مَنْ اَذَلَّہُ اللّٰہُ وَ یُذِلَّ مَنْ	حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چھ قسم کے لوگ ہیں جن پر میں لعنت کرتا ہوں، اور ان پر اللہ تعالیٰ نے اور ہر مستجاب الدعوات نبی نے (یعنی ہر نبی نے چونکہ ہر نبی مستجاب الدعوات ہوتا ہے) لعنت کی ہے (۱) کتاب اللہ میں زیادتی کرنیوالا، (اور جو چیز اللہ تعالیٰ نے نازل

اَعَزَّهُ اللّٰهُ، وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ، وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ، وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِیْ، رواه البیهقی فی المدخل و رزین فی کتابه ۱۲ (باب الایمان بالقدر ص۲۲)

نہیں فرمائی اس کو یہ کہنا کہ اللہ نے نازل فرمائی ہے اور بلا دلیل شرعی دین میں نئی بات (بدعات وغیرہ ایجاد کرنیوالا) بھی اسی حکم میں ہے (۲) تقدیر خداوندی (کہ اچھا برا اللہ کیطرف سے ہوتا ہے) کی تکذیب کرنیوالا (کہ کسی چیز کے ہونے یا نہ ہونے میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو موثر بذاتہ ماننا) (۳) اور ہر ظلم و قہر سے بننے والا بادشاہ و حاکم کہ (کہ اپنی اغراض و خواہشات نفسانی کو پورا کرنے کیلئے) عزیز رکھے ان لوگوں کو کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے، (جیسے فساق و فجار) اور ذلیل رکھے ان لوگوں کو جن کو اللہ تعالیٰ نے عزت دی ہے، جیسے علماء صلحاء مومنین، حالانکہ ارشاد خداوندی ہے

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

اور اللہ ہی کی ہے عزت اور اسکے رسول کی اور مسلمانوں کی ولیکن منافقین جانتے نہیں، (بیان القرآن)۔

(۴) اللہ تعالیٰ کے حرم کو حلال کرنے والا یعنی حرم شریف میں ایسے کام کرنیوالا جو اسکی حرمت و تعظیم کے خلاف ہیں اور ان کو اللہ تعالیٰ نے حرم شریف میں ممنوع فرمایا ہے (جیسے وہاں شکار کرنا یا وہاں کا درخت کاٹنا یا

وہاں بلا احرام داخل ہوتا وغیرہ)۔

(۵) اور میری اولاد سے ان چیزوں کو حلال سمجھنے والا جنکو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے (یعنی ان کے ساتھ بدسلوکی اور بے تعظیمی کرنے والا یا ان کے ساتھ بدسلوکی اور بے تعظیمی کو حلال سمجھنے والا)۔ یا اس کا مطلب یہ ہے کہ میری اولاد میں سے ہوکر اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال سمجھنے والا، اس صورت میں اس جملہ میں سادات کیلئے تنبیہ ہوگی۔

(۶) میری سنت کو ترک کرنے والا، سنّت سے اعراض کرنے والا اگر سستی کیوجہ سے سنت کو ترک کیا تو وہ گنہ گار ہے اور اگر سنّت کو ہلکا جان کر چھوڑ دے تو وہ کافر ہے، لعنت میں دونوں شریک ہیں، اوّل جزر و تنبیہ کے طور پر اور دوسرا حقیقتہً، اور اگر احیاناً سنّت ترک ہوگئی تو اس سے گنہ گار نہیں ہوتا۔ لیکن اسکی عادت بنالینا بڑا سخت ہے درمختار میں ہے۔

کترک السنۃ المؤکدۃ	کہ سنت مؤکدہ کے ترک سے عقوبۃ
فانہ لایتعلق بہ عقوبۃ	نار (جہنم کی سزا) تو متعلق نہیں
من النار ولکن یتعلق بہ	ہوتی لیکن نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم
الحرمان عن شفاعۃ	کی شفاعت سے محرومی متعلق ہوتی
النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم	ہے، حدیث شریف کیوجہ سے (کہ رسول اللہ

لحديث: من ترك سنتي لم ينل شفاعتي، فترك السنة المؤكدة قريب من الحرام وليس بحرام له ا انتهى (شامی ج ۵ ص ۲۱۴)

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جو میری سنت کو ترک کردے گا میری شفاعت کو نہ پائے گا" پس سنت موکدہ کا ترک کرنا حرام کے قریب ہے، گو حرام نہیں ہے۔

جس کا ترک کرنا حرام کے قریب ہو حرام نہ ہو اس کو مکروہ تحریمی کہتے ہیں، چنانچہ علامہ ابن عابدینؒ فرماتے ہیں۔

وترك السنة الموكدة قريب من الحرام يستحق حرمان الشفاعة اه و مقتضاه ان ترك السنة المؤكدة مكروه تحريما لجعله قريبا من الحرام الخ شامی ص ۲۱۵ ج ۵)

اور سنت مؤکدہ کا ترک کرنا حرام کے قریب ہے (اس کے ترک سے) شفاعت سے محرومی کا مستحق ہوتا ہے، اور اس کا مقتضا یہ ہے کہ سنّت مؤکدہ کا ترک مکروہ تحریمی ہے۔ اس کو حرام کے قریب کر دینے کی وجہ سے!

له والمراد واللہ تعالیٰ اعلم الشفاعة برفع الدرجات اولعدم دخول النار لا الخروج منها او حرمان موقت اوانه يستحق ذلك فلا ينافي وقوعها وباندفع ما اورد انه ليس فوق مرتكب الكبيرة في الحرام وقد قال عليه الصلوة والسلام شفاعتي لاهل الكبائر من امتي. كما ذكره حسن چلپی فی حواشی التلويح و تمامه في حواشينا على المنار (شامی ص ۲۱۵ ج ۵)۔

(۲) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّقُوا اللَّاعِنَانِ قَالُوْا وَمَا اللَّاعِنَانِ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ اَلَّذِيْ يَتَخَلّٰى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ فِيْ ظِلِّهِمْ، رواه مسلم

اھ باب آداب الخلاء ص۴۲

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم دو چیزوں سے بچو جو لعنت کا سبب ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا چیزیں ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ (۱) ایک تو وہ شخص جو لوگوں کے راستہ میں (جہاں سے لوگ گذرتے رہتے ہیں) پائخانہ کرے (۲) یا ان کے سایہ میں یعنی کسی ایسے سایہ کی جگہ جہاں لوگ بیٹھتے ہیں پائخانہ کرے

(یہ دونوں چیزیں لعنت کا سبب ہیں کہ بلا وجہ دوسروں کو ایذا پہنچائی جس کی وجہ سے ایسے شخص کو ہر آدمی برا بھلا کہتا ہے) ایسے پھلدار درخت کے نیچے پائخانہ کرنا جس سے پھل پائخانہ میں ملوث ہو جائے، وہ بھی اسی حکم میں ہے۔

(۳) عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ،

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّم اِتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَۃَ اَلْبَرَازَ فِی الْمَوَارِدِ وَ قَارِعَۃِ الطَّرِیْقِ وَ الظِّلِّ رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ ۔ ۱۱ (باب ۲ آداب الخلاء ص۳)

فرمایا تین چیزوں سے بچو جو لعنت کا سبب ہیں، (۱) پائخانہ پیشاب کرنا گھاٹوں پر (ندی چشمہ کے قریب لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ) (۲) عام راستہ پر (۳) اور سایہ کی جگہ میں (جہاں لوگ جمع ہوتے ہیں) کہ ایسی جگہ پائخانہ پیشاب کرنے سے لوگ بُرا بھلا کہتے ہیں یا اس وجہ سے کہ اس نے بلا وجہ لوگوں کی منفعت کو فاسد کیا جو ظلم ہوا اور ظالم ملعون ہوتا ہے ۔

۴ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ لَمْ یَقُمْ مِنْہُ لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَ النَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس مرض میں جس سے آپ کو افاقہ نہیں ہوا یعنی مرض وفات میں ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے انبیاء

کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا
مَسَاجِدَ، متفق علیہ باب
المساجد و مواضع الصلوٰۃ صفحہ ۱۹۹

ف:۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اندیشہ ہوا کہ کہیں بعد کے لوگ میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنالیں اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الوفات میں خصوصیت سے اسپر تنبیہہ فرمادی اور جب سید المرسلین حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو سجدہ گاہ بنانیکی ممانعت ثابت ہوگئی تو کسی ولی یا بزرگ کی قبر کا سجدہ گاہ بنانا بدرجہ اولی ممنوع ہونا اور موجب لعنت ہونا ثابت ہوگیا۔

ف:۔ سجدہ گاہ بنانا دو طرح ہوتا ہے ایک تو یہ کہ سجدہ قبروں کو کریں اور انہیں کی عبادت مقصود ہو جیسے بت پرست بت پوجتے ہیں دوسرے یہ کہ عبادت تو اللہ کی مقصود ہو لیکن یہ اعتقاد رکھیں کہ ان قبروں کیطرف سجدہ کرنا اللہ تعالیٰ کے قرب اور رضا کا باعث ہے یا مثلاً صاحب قبر ہمارے سجدہ سے خوش ہو کر اللہ تعالیٰ سے سفارش کر دینگے یہ دونوں صورتیں غیر مشروع اور ناپسندیدہ ہیں اوّل شرک جلی اور کفر صریح ہے دوم شرک خفی ہے اور دونوں پر لعنت ہے، اعاذنا اللہ تعالیٰ منہ

(۵) عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَ الْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْھَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ، رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی (باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ)

علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے اور قبروں کی طرف سجدہ کرنے والوں اور چراغاں کرنے والوں ، " " " " " "

ف :۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدا اسلام میں زیارت قبور سے منع فرمایا تھا اس کے بعد اجازت مرحمت فرمادی اس لئے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اجازت عام ہوئی مردوں کو بھی عورتوں کو بھی اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اجازت مردوں کو ہوئی عورتوں کے حق میں نہی اب بھی بدستور باقی ہے عورتوں کو قلت صبر اور زیادتی جزع وفزع ہونیکی وجہ سے ظاہر حدیث اسی قول کا مؤید ہے " المنتقی من اخبار المصطفٰی " میں یہ روایت نقل کیگئی ہے ۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ اَنَّ عَائِشَۃَ رضؓ اَقْبَلَتْ ذَاتَ یَوْمٍ مِنَ الْمَقَابِرِ فَقُلْتُ لَھَا یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَیْنَ اَقْبَلْتِ؟

حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک روز قبرستان کیطرف سے تشریف لائیں

قالت من قبر اخي عبد الرحمٰن فقلت لها اليس كان نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن زيارة القبور قالت نعم كان نهى عن زيارة القبور ثم امر بزيارتها رواه الاثرم في سننه (المنتقى من اخبار المصطفى ص۱۲۴) ؛

میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ کہاں سے آئی ہیں، انہوں نے فرمایا اپنے بھائی عبد الرحمٰن کی قبر کے پاس سے آئی ہوں، میں نے عرض کیا کیا قبروں کی زیارت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت نہیں فرمائی انہوں نے فرمایا کہ ہاں زیارت قبور سے منع فرمایا تھا پھر اجازت دیدی تھی،

اس روایت سے معلوم ہوا کہ پہلا قول صحیح ہے کہ زیارت قبور کی اجازت عام ہوئی، مردوں کو بھی عورتوں کو بھی اسی طرح نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا الحدیث (نسائی شریف ص۲۸۵) کا اطلاق بھی اسی کا مؤید ہے۔

صاحب درمختار نے بھی اسی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے مرد و عورت دونوں کو زیارت قبور کی اجازت ذکر کی ہے تحریر فرماتے ہیں " وبزيارة القبور ولو للنساء لحديث كنت نهيتكم عن زيارة القبور الا فزوروها - اور شامی میں ہے (قوله ولو للنساء) وقيل تحرم عليهن والاصح ان الرخصة ثابتة لهن وجزم

فی شرح المنیۃ بالکراہۃ لما مر فی اتباعہن الجنازۃ (شامی ج۱ ص)

باقی (نسائی شریف[1] کی) وہ حدیث جس میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ مذکور ہے جس کو ابوداؤد نے بھی بہت معمولی اختلاف کیساتھ نقل کیا ہے اور اس میں عورتوں کے لئے زیارۃ قبور پر تشدید و تہدید ہے ظاہر یہی ہے کہ وہ پہلا حکم ہے جب عورتوں کو زیارۃ قبور کی اجازت ہوگئی، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے معلوم ہوا، تو یہ تشدید بھی ختم ہوگئی اور علامہ شامی ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ نے الخیر الرملی کے حوالہ سے بہترین توجیہہ اور توفیق کی صورت ذکر کی ہے فرماتے ہیں :

قال الخیر الرملی ان کان	الخیر الرملی نے فرمایا ہے کہ اگر (عورتوں
ذلک لتجدید الحزن والبکاء	کا زیارۃ قبور) تجدید حزن کے لئے ہو
والندب علی ماجرت بہ عادتہن	یا رونے کیلئے اور آہ و واویلا کرنیکے لئے ہو
فلا تجوز وعلیہ حمل حدیث	جیسا کہ عورتوں کی عادت ہے تو جائز
لعن اللہ زائرات القبور و	نہیں اور اسی صورت پر حدیث (لعن اللہ
ان کان للاعتبار والترحم	زائرات القبور) محمول ہے اور اگر عبرت
من غیر بکاء والتبرک بزیارۃ	حاصل کرنیکے لئے اور ترحم کیوجہ سے
قبور الصالحین فلا	ہو بغیر روئے چلائے یا صالحین کی

[1] نسائی شریف ص۲۶۶ ج۱، ۱۲

بأس اذا کن عجائز	قبروں سے حصول برکت کی وجہ سے
ویکرہ اذا کن شواب	ہو تو کوئی مضائقہ نہیں جبکہ
کحضور الجماعۃ فی	وہ بوڑھی عورت ہوں اور اگر جوان
المساجد الا وھو	ہوں تو ان کو پھر بھی جائز نہیں ہے
توفیق حسن (شامی ۲ ج ۱)	جیسے ان کو مسجد میں جماعت میں شریک
	ہونا جائز نہیں ، فقط

قبروں کو سجدہ گاہ بنانے کے متعلق پہلے ذکر ہو چکا - اسی طرح قبروں پر چراغ جلانا اسراف اور اضاعت مال اور نیت تقرب ہونیکی وجہ سے فساد عقیدہ ہونے کی بنا پر بدعت اور حرام ہے -

تنبیہ:- بہرصورت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر و اطیب اس حکم سے مستثنیٰ ہے کہ مرد عورت سب کے لئے زیارت کرنا افضل المستحبات واحب المندوبات ہے ، بلکہ واجب ہے ، عالمگیری میں ہے -

قال مشائخنا رحمھم اللہ تعالیٰ	ہمارے مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ نے
انھا افضل المندوبات	فرمایا ہے کہ یہ (زیارت قبر مبارک
وفی مناسك الفارسی	صلی اللہ علیہ وسلم) افضل المندوبات ہے
وشرح المختار	اور مناسک الفارسی اور شرح
انھا قریبۃ من الوجوب	المختار میں ہے کہ یہ اس شخص کیلئے

لمن له سعة - (عالم گیری ص۲۶۵ ج۱) جسے گنجائش ہو واجب کے قریب ہے۔

درمختار میں ہے -

وزیارة قبره مندوبة	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر
بل قیل واجبة لمن	مبارک کی زیارت مندوب ہے
له سعة ﴿ ﴾	بلکہ کہا گیا ہے کہ گنجائش والے کے لئے
﴿ (شامی ص۲۵۷ ج۲) ﴾	واجب ہے -

حضرت مولانا علامہ عبدالحئی صاحب لکھنوی قدس سرہ نے جمہور حنفیہ کا مسلک وجوب ذکر کیا ہے اور جمہور حنفیہ کیطرف زیارت قبر اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کے استحباب کو منسوب کرنے والوں پر سختی سے رد کیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں

ثم انی ماذا جنیت	پھر میں نے کیا گناہ کیا اور کونسی
وای قبح ارتکبت	برائی کا ارتکاب کیا اگر میں نے
ان رددت علی من	رد کیا اس پر جس نے جمہور حنفیہ
افتری علی جمهور الحنفیة	پر افتری کیا اور ان کی طرف
ونسب الیهما استحباب	زیارت (پاک صلی اللہ علیہ وسلم) کے
الزیارة مع ان اکثرهم	استحباب کی نسبت کی باوجودیکہ
صرحوا بکونها قریبة	ان میں سے اکثر نے (اکثر حضرات
من الواجب والقریب	حنفیہ نے) اس کے واجب کے قریب

مِنَ الواجب فی حکم الواجب ۔ ہونے کی تصریح کی ہے اور جو واجب کے قریب ہو، وہ واجب ہی کے حکم میں ہوتا ہے ۔
(تذکرۃ الراشد برد تبصرۃ الناقد ص۳۷)

نیز ارشاد باری ہے

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

جب ان لوگوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا تھا، یعنی معاصی ان سے سرزد ہوئے تھے اگر اس وقت یہ لوگ آپکی خدمت میں آتے اور وہاں آکر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی آپ بھی ان کے لئے دعائے مغفرت فرماتے تو بے شک اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنیوالا اور رحم فرمانے والا پائے ۔ اور جاءُوكَ (آپ کے پاس آتے) یہ عام ہے خواہ حیات میں ہو یا بعد الوفات ہو اس سے زیارت کا مندوب ہونا بلکہ تاکد معلوم ہوتا ہے اور اس پر بشارت ہے کہ وہاں حاضر ہوکر توبہ کرنے سے توبہ قبول ہوتی ہے ۔

نیز حدیث پاک میں ہے

قال صلی اللہ علیہ وسلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

مَنْ زَارَنِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ[1] (احیاء العلوم ص۲۴۲ ج۱)

ارشاد فرمایا جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی گویا اس نے میری زندگی ہی میں میری زیارت کی۔

وقال صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ وَجَدَ سَعَۃً وَلَمْ یَفِدْ اِلَیَّ فَقَدْ جَفَانِیْ (حوالہ بالا)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کشادگی کے باوجود میری زیارت کیلئے نہ آئے تو اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

نیز ارشاد فرمایا

قال صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ جَاءَنِیْ زَائِرًا لَایُھِمُّہٗ اِلَّا زِیَارَتِیْ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ اَنْ اَکُوْنَ لَہٗ شَفِیْعًا[2] (احیاء العلوم ص۲۴۲ ج۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میری زیارت کے لئے آوے اور میری زیارت کے سوا اس کا کچھ اور مقصد نہ ہو تو اللہ سبحانہ تعالٰی پر یہ حق ہے کہ میں اس کا شفیع (شفاعت کرنیوالا) ہوں یعنی اللہ تعالٰی نے بطور رحمت یہ طے فرمایا ہے کہ میں اسکی سفارش کروں

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص۲۴۱ پر اس طرح ہے من حج فزار قبری بعد موتی کان کمن زارنی فی حیاتی ۱۲ [2] من زارنی متعمدا کان فی جواری یوم القیامۃ مشکوٰۃ شریف ص۲۴۱ ۱۲ مگر افسوس کہ ایک جماعت روضہ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کیلئے سفر کو ناجائز قرار دیتی ہے فیا للعجب وضیعۃ للادب والی اللہ المشتکی ۱۲

معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مندوب و مستحب ہی نہیں، بلکہ بشرط وسعت ضروری اور لازم ہے اور عدم وسعت کے وقت کم از کم تمنا و ارادہ تو ضروری ہے ہی۔ خدائے پاک اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل و صدقہ میں توفیق مرحمت فرما دے ؎

وہ دن خدا کرے مدینہ کو جائیں ہم
خاکِ درِ رسول کا سُرمہ لگائیں ہم

(۶) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَجُلاً لَعَنَ الرِّیْحَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَلْعَنُوا الرِّیْحَ فَاِنَّھَا مَامُوْرَۃٌ وَاِنَّہٗ مَنْ لَعَنَ شَیْئًا لَیْسَ لَہٗ بِاَھْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَۃُ عَلَیْہِ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب ۱۲ (باب ۲ فی الریاح ص ۱۳۲) ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوا کو لعنت کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہوا کو لعنت مت کرو اس لئے کہ یہ تو (منجانب اللہ) مامور ہے (کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی چلتی اور بند ہوتی ہے) اور بے شک جو کسی چیز پر لعنت کرے اور وہ چیز مستحق لعنت نہ ہو، تو لعنت اسی پر (یعنی لعنت کرنے والے پر) لوٹ جاتی ہے۔

جیسے روافض خذلہم اللہ کا طریقہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کو لعنت کرتے ہیں جسکی وجہ سے وہ خود ہی ملعون ہوتے ہیں

⑦ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّائِحَۃَ وَالْمُسْتَمِعَۃَ " رواہ ابوداؤد ۱ھ (باب البکاء علی المیت ص۱۵۱)	ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنیوالی عورت (یعنی میت کی خوبیاں بیان کر کر کے باآواز بلند رونیوالی پر) اور (قصداً) نوحہ سننے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے ۔

نوحہ کو پسند کرنے والی بھی اسی حکم میں ہے۔

⑧ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح ۱ھ (باب زیارۃ القبور ص۱۵۴)	حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی کثرت سے زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

اسپر تفصیلی بحث اوپر گذر چکی۔

(۹) عن علیؓ رضی اللہ عنہ
قال ما کتبنا عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم الا القرآن
وما فی ہذہ الصحیفۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم المدینۃ حرام ما بین عیر
الی ثور فمن احدث فیہا حدثا
او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ
اللہ والملائکۃ والناس
اجمعین، لا یقبل منہ صرف
ولا عدل ذمۃ المسلمین
واحدۃ یسعی بہا ادناہم
فمن اخفر مسلما فعلیہ
لعنۃ اللہ والملائکۃ و
الناس اجمعین لا یقبل
منہ صرف ولا عدل و
من والی قوما بغیر اذن

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ انہوں نے فرمایا ہم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن پاک اور جو
اس صحیفہ میں ہے کے سوا کچھ نہیں لکھا۔
(صحیفہ سے مراد ورق کاغذ ہے جس میں دیات
کے احکام اور بعض دوسرے احکام لکھے
ہوئے تھے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تلوار
کے غلاف میں رہتا تھا حضرت علی رضی اللہ
عنہ نے فرمایا کہ اس صحیفہ میں یہ ہے) رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ
حرم ہے عیر اور ثور کے درمیانی حصہ
(ف) عیر اور ثور یہ دونوں پہاڑوں
کے نام ہیں مدینہ منورہ کے دونوں جانب
ان دونوں کا درمیانی حصہ حرم ہے
اس کا احترام ضروری ہے کوئی ایسا
کام جو اس کے احترام کے خلاف ہو
کرنا ممنوع ہے" پس جو شخص کوئی

مَوَالِیہِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ	نئی بات دلیل شرعی کے بغیر (بدعت)
اللہِ وَالْمَلَائِکَۃِ وَالنَّاسِ	ایجاد کرے، یا کسی بدعتی کو ٹھکانہ
اَجْمَعِیْنَ، لَا یُقْبَلُ مِنْہُ	دیوے اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی
صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ، متفق علیہ	اور سب لوگوں کی لعنت ہے ایسے
وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّھُمَا مَنِ ادَّعٰی	لوگوں کا فرض نفل کچھ قبول نہیں
اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ اَوْ تَوَلّٰی غَیْرَ	کیا جاتا مسلمانوں کا عہد ایک ہے
مَوَالِیْہِ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللہِ	سعی کرتا ہے اس کے ساتھ ان کا ادنیٰ
وَالْمَلَائِکَۃِ وَالنَّاسِ	پس جو شخص کسی مسلمان کے عہد کو
اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْہُ	توڑے تو اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں
صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ ۱۷	اور سب انسانوں کی لعنت ہے، نہ
(باب حرم المدینۃ حرسہا اللہ ص۲۳۸)	ان کا فرض قبول ہے نہ نفل۔"

ف: مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کا عہد و امان شئ واحد کے مثل ہے اور ادنیٰ مسلمان مثلاً غلام و عورت کو بھی عہد و امان دینے کا اختیار ہے اگر کسی ادنیٰ درجہ کے مسلمان نے کسی سے کوئی عہد کیا یا کسی کو امان دیا تو دوسروں پر بھی اس عہد کو پورا کرنے کی کوشش کرنا لازم ہو جاتا ہے جیسے کسی مسلمان نے کسی کافر کو امن دے دیا اور اپنی پناہ میں لے لیا تو کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ اس کافر سے تعرض کرے اسے قتل کرے یا اسکا مال چھینے

جو ایسا کریگا اس پر لعنت ہے اور جو کسی قوم سے معاملات (معاہدہ) کرے اپنے موالی کی اجازت کے بغیر تو اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے نہ اس کا فرض قبول ہے نہ نفل،

ف: عرب کی عادت یہ تھی کہ آپس میں دوستی رکھتے تھے، اور عہد باندھتے تھے کہ آپس میں ایکدوسرے کے اچھے برے میں شریک رہیں گے اور ایکدوسرے کی مدد کرینگے اور ایکدوسرے دوست سے دوستی کریں گے اور دشمن سے دشمنی زمانۂ جاہلیت میں تو حق و باطل ہر صورت میں ایکدوسرے کی مدد کرتے تھے اور زمانۂ اسلام میں صرف حق ہی پر مدد کرتے تھے (اسی کو عقد موالات کہتے ہیں)

تو حدیث پاک میں حکم کیا گیا کہ بغیر اپنے موالی (جن سے عقد موالات باندھ رکھا ہے) کی اجازت کے بغیر دوسری کسی قوم سے عقد موالات نہ کرے کہ اس صورت میں اسکے اول موالی کی دل شکنی اور ایک طرح کی عہد شکنی اور ایذا رسانی ہے اس لئے اس سے ممانعت کی گئی۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ ولاء عتاقت مراد ہو کہ جس شخص نے کوئی غلام آزاد کیا ہے تو آزاد کرنیوالے کو حق ولاء عتاقت حاصل ہوتا تھا کہ اس غلام کے عصبہ نہ ہونیکی صورت میں ذوی الفروض سے بچے ہوئے مال کا وارث غلام آزاد کرنے والا ہوگا۔

اس صورت میں معنیٰ یہ ہوں گے کہ اگر کوئی آزاد شدہ غلام اپنی آزادی کی نسبت آزاد کرنیوالے کے علاوہ کسی اور کیطرف کرے تو وہ مستحق لعنت ہے جیسے کوئی اپنے کو غیر باپ کیطرف منسوب کرنے سے مستحق لعنت ہوتا ہے اس صورت میں بغیر اذن موالیہ کی قید بر بنا، غالب ہوگی کہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر کوئی غلام اپنے آزاد کنندہ مالک سے اسکی اجازت طلب کرے تو وہ اجازت نہیں دیتا اس لئے اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ اگر مالک اجازت دیدے تو غیر کیطرف نسبت کرنا درست ہوگا اس لئے کہ جھوٹ توکم ازکم اب بھی ہے ہی جو ناجائز اور حرام ہے۔

بخاری ومسلم کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف اپنی نسبت کرے کہ میں فلاں کا بیٹا ہوں اور واقع میں اس کا بیٹا نہیں، یا (کوئی غلام) نسبت کرے اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف تو اسپر اللہ کے فرشتوں کی، سب انسانوں کی لعنت ہے۔

ف:۔ آج مختلف جماعتیں اور برادریاں اٹھتی ہیں اور محض گمان سے کسی مشہور ترین مقبول ترین شخصیت کیطرف اپنی نسبت کرتی ہیں کہ ہم ان کی اولاد میں ہیں بلا دلیل ایسا کرنا سخت مذموم ہے اس سے بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔

(۱۰) عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ رضؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْکَلْبِ وَکَسْبِ الْبَغِیِّ وَلَعَنَ اٰکِلَ الرِّبٰو وَمُوْکِلَہٗ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیْ ۱ھ

(بابؔ الکسب وطلب الحلال صؔ ۲۴۱)

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے خون کی قیمت اور کتے کی قیمت سے اور زنا کی کمائی سے اور لعنت فرمائی سود لینے والے اور سود دینے والے پر اور گودنے والی اور گدوانے والی پر اور تصویر بنانے والے پر "

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

ف :۔ ثمن دم سے مراد دم کے بیچنے کی ممانعت ہے چونکہ وہ نجس ہے اس کا بیچنا درست نہیں ۔

ثمن الکلب سے استدلال کرتے ہوئے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ کتے کا بیچنا ناجائز ہے خواہ کتا معلّم ہو یا غیر معلم اور حضرت امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہا اللہ اور دوسرے بعض ائمہ رحمہم اللہ کے نزدیک کتا، چیتا اور دوسرے درندوں کا بیچنا جب کہ ان میں منفعت ہو جائز ہے خواہ وہ معلم ہوں یا غیر معلم اور حدیث پاک میں جو ثمن کلب کی نہی ہے یہ اس وقت پر محمول ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کلاب کا حکم فرمایا تھا تو ان سے ہر طرح

کے انتفاع حتیٰ کہ ان کو بیچ کر نفع اٹھانے کی بھی ممانعت فرمادی گئی جب قتل کلاب کا حکم ختم فرمادیا تو یہ ممانعت بھی ختم ہوگئی حتیٰ کہ بعد میں ایک شخص نے شکاری کتے کو مار ڈالا تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس درہم دینے کا حکم فرمایا اور ایک شخص نے ریوڑ کے کتے کو مار ڈالا تو ایک دُنبہ دینے کا حکم فرمایا۔

کسب البغی، زنا حرام ہے بنص قطعی تو اسکی کمائی کی حرمت بھی ظاہر ہے۔

لعن اٰکل الربٰو وموکلہ، سود دینے والے اور لینے والے دونوں پر لعنت فرمائی آگے اس کی تفصیل مستقل حدیث میں آرہی ہے۔

والواشمۃ والمستوشمۃ، گودنے والی اور گدوانیوالی عورت پر بھی لعنت فرمائی ہے۔ گودنا یہ ہے کہ سوئی سے جسم پر گود کر کوئی نشان یا تصویر بناتے ہیں اور اس میں نیل یا سرمہ بھر دیتے ہیں جس سے وہ نشان یا تصویر نیلے یا سبز رنگ کی ہو جاتی ہے۔ چونکہ یہ فاسقوں جاہلوں کا طریقہ ہے اس لئے اسکی ممانعت کی گئی نیز اس میں تغییر خلق اللہ بھی ہے جو ممنوع ہے اور شیطانی عمل ہے۔

المصوّر، سے مراد جاندار کی تصویر بنانے والا ہے، غیر جاندار جیسے درخت، مکان وغیرہ کی تصویر بنانا درست ہے۔

(۱۱) عَنْ اَنَسٍ رضؓ قَالَ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت

لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً عَاصِرَهَا وَ مُعْتَصِرَهَا وَ شَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ لَهُ وَسَاقِيَهَا وَ بَائِعَهَا وَ آكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا وَالْمُشْتَرَىٰ لَهُ "
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
(باب کسب الطیب وطلب الحلال ص۲۴۲)

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے بارے میں دس شخصوں پر لعنت فرمائی ہے (۱) شراب نچوڑنے والے کو (۲) شراب نچوڑوانے والے کو (خواہ اپنے لئے نچوڑے یا نچوڑواوے خواہ دوسرے کیلئے، خواہ تجارت کیلئے (۳) اور پینے والے کو (۴) اور اٹھانے والیکو (خواہ خود اپنے واسطے اٹھا کر لیجائے یا اجرت پر کسی دوسرے کے کے واسطے اٹھائے (۵) اور اس کو جس کی طرف اٹھا کر لیجایا جائے (یعنی اس نے کسی کو حکم کیا اور اس کے حکم سے اس کے پاس اٹھا کر لیجایا جائے (۶) اور پلانے والے کو (۷) اور بیچنے والے کو (۸) اور اس کی قیمت کھانے والے کو (۹) اور اس کو خریدنے والے کو (خواہ اپنے پینے کے لئے خریدے یا تجارت کے لئے خریدے یا بطور وکالت کسی دوسرے کے لئے خریدے (۱۰) اور اس کو جس کے لئے خریدی جائے ان سب پر لعنت فرمائی ہے۔ اعاذنا اللہ منہ

(۱۲) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

لَعَنَ اللّٰہُ الخَمرَ وَ شَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالمَحمُولَةَ اِلَيهِ ۔ رواہ ابوداؤد وابن ماجہ (باب الکسب وطلب الحلال ص۲۴۲)

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب پر (جو ام الخبائث ہے) اسکے پینے والے پر اور پلانیوالے پر اس کے بیچنے والے پر اور اس کے خریدنیوالے پر اور اس کے نچوڑنے والے پر اور نچڑوانیوالے پر اور اسکے اٹھانے والے پر اور اسپر جسکی طرف اس کو اٹھا کر لیجایا جائے ۔ ان سب پر لعنت فرمائی ہے ۔

۞ ۞ ۞ ۞
۞ ۞ ۞ ۞

(۱۳) عن جابر رضؓ قال لَعَنَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اٰكِلَ الرِّبٰو وَمُؤكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيهِ وَقَالَ هُم سَوَاءٌ ۔ الا (باب الربوٰ ص۲۴۴)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود لینے والے اور دینے والے اور سودی معاملہ لکھنے والے اور سودی معاملے کی گواہی دینے والے پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ یہ سب برابر ہیں (یعنی اصل گناہ میں برابر ہیں اگرچہ مقدار میں مختلف ہوں)

۞ ۞ ۞ ۞

ف :۔ لکھنے والے وغیرہ کو لعنت فرمانا سود پر تعاون کرنیکی وجہ سے ہے

معلوم ہوا ناجائز چیز کی مدد کرنا بھی ناجائز ہے۔

۱۴ عَنْ عَلِیٍّ رض اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اٰکِلَ الرِّبٰوا وَمُوْکِلَہٗ وَکَاتِبَہٗ وَمَانِعَ الصَّدَقَۃِ وَکَانَ یَنْھٰی عَنِ النَّوْحِ ٭ رواہ النسائی (باب الربوٰ ص ۲۴۶)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی سود لینے والے دینے والے پر اور سودی معاملہ لکھنے والے پر اور صدقہ دینے سے منع کرنیوالے پر یا اس سے مراد ہے صدقہ واجب کا ترک کرنیوالا کہ اس پر بھی لعنت فرمائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نوحہ کرنے سے یعنی چلّا کر اور میت کے اوصاف بیان کرکے رونے سے منع فرماتے تھے۔

۱۵ عَنْ وَاثِلَۃَ بْنِ اسْقَعٍ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ بَاعَ عَیْبًا لَمْ یُنَبِّہْہُ لَمْ یَزَلْ فِیْ مَقْتِ اللّٰہِ اَوْ

حضرت واثلہ ابن اسقع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو آدمی کسی عیب والے چیز کو بیچے اور اس کے عیب کو ظاہر نہ کرے تو وہ برابر اللہ تعالیٰ کے غضب میں

لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَلْعَنُهٗ — رہتا ہے یا یہ فرمایا کہ برابر فرشتے

رواہ ابن ماجۃ ۱۸ — اسپر لعنت کرتے رہتے ہیں

(باب صلا المنهی عنہا من البیوع ص۲۴۹)

۱۶ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ الْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُوْنٌ"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جالب (شہر میں باہر سے غلہ لانیوالا تاجر تاکہ موجودہ قیمت کے مطابق فروخت کرے) رزق دیا گیا ہے یعنی اسکو رزق (یعنی نفع) دیا جاتا ہے اسکی تجارت میں نفع دیا جاتا ہے اور احتکار کرنیوالا ملعون ہے

رواہ ابن ماجۃ والدارمی ۱۸
(باب الاحتکار ص۲۵۲)

ف:- احتکار اسے کہتے ہیں کہ گرانی کے وقت جب کہ لوگ غلہ کے محتاج اور ضرورت مند ہوں غلہ خرید کر بند کر کے رکھے کہ جب اور زیادہ گرانی ہوگی تب بیچوں گا، یہ حرام ہے ایسا کرنیوالے پر لعنت فرمائی ہے ہاں اگر اپنی زمین میں پیدا شدہ غلہ بند کر کے رکھے یا ارزانی کے وقت خرید کر رکھا گرانی کے وقت بیچنے کیلئے تو یہ احتکار نہیں ہے

۱۷ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا — حضرت حسن بصریؒ مرسلاً روایت

قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْہِ ﴿ رواہ البیہقی فی شعب الایمان (باب النظر الی المخطوبۃ ص۲۷۰)

کرتے ہیں کہ مجھ کو روایت پہنچی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کرے اللہ قصداً کسی نامحرم کو دیکھنے والے پر اور اس پر جس کو دکھایا جائے یعنی جو عورت اپنے آپ کو قصداً دکھائے یا مرد قصداً اپنا ستر دوسروں کو دکھائے البتہ ضرورت و اضطرار کی حالت میں بقدر ضرورت دیکھنا یا دکھانا اس سے مستثنیٰ ہے مثلاً کوئی زخم ہو اس کے علاج کے لئے معالج کو دیکھنے یا دکھانے کی ضرورت ہو

۱۸ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْنٌ مَنْ اَتٰی اِمْرَأَتَہٗ فِیْ دُبُرِھَا، رواہ احمد وابوداؤد ۲۱ باب المباشرۃ ص۲۷۶)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی بیوی کی دُبر میں آوے یعنی صحبت کرے تو وہ ملعون ہے (کہ اس نے فطرت کے خلاف طریقہ اختیار کیا ۔)

۱۹ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضؓ

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَہٗ اِلٰی فِرَاشِہٖ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْہَا الْمَلَائِکَۃُ حَتّٰی تُصْبِحَ، متفق علیہ ۱۸
(باب عشرۃ النساء وما لکل احد من الحقوق) ص ۲۸۰

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر کی طرف بلا وے اور وہ (بلا عذر شرعی) کے انکار کردے، پس مرد غصہ کی حالت میں رات گذارے تو فرشتے اس عورت پر صبح تک لعنت کرتے رہتے ہیں۔"

ﭪ ﭪ ﭪ ﭪ

اور حتی تصبح یہ باعتبار غالب کے فرمایا، چونکہ اکثر ایسا معاملہ رات ہی میں پیش آتا ہے، اگر دن میں اسی طرح انکار کریگی تو شام تک یہی حال ہوگا اور جب قضاء شہوت کی وجہ سے شوہر کی خفگی اتنی سخت ہے تو اگر امر دین کی وجہ سے ناراضگی ہو تو کیا حال ہوگا۔

۲۰ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ الْمُحَلِّلَ وَ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محلل (حلالہ

وَالمحَلّلُ لَه رواه الدارمی رواه ابن ماجۃ عن علیؓ و ابن عباسؓ و عقبۃ بن عامر ۱۱ (باب المطلقۃ ثلاثا ص۲۸۴)

کرنے والا) یعنی مطلقہ ثلاثہ سے طلاق دینے کی شرط پر نکاح کرنے والے پر اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے یعنی جس کیلئے اس شرط پر نکاح کیا جائے دونوں پر لعنت فرمائی ہے

ف:۔ یہ لعنت اس وقت ہے اجب کہ یہ شرط کر لیجائے کہ تم نکاح وصحبت کے بعد طلاق دیدینا اگر زبانی یہ شرط نہ کیجائے ہاں دل میں یہی ہو کہ میں اس عورت کو طلاق دیدوں گا تاکہ یہ شوہر اول کیلئے حلال ہوجائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۱) عنہ رای عن ابی ھریرۃؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ مَنْ اَشَارَ اِلٰی اَخِیْہِ بِحَدِیْدَۃٍ فَاِنَّ الْمَلَائِکَۃَ تَلْعَنُہٗ حَتّٰی یَضَعَہَا وَاِنْ کَانَ اَخَاہُ لِاَبِیْہِ وَاُمِّہٖ رواہ البخاری ۱۱

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے بھائی کیطرف کسی دھاردار ہتھیار سے اشارہ کرے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ وہ اس کو (دھاردار ہتھیار) کو رکھدے اگرچہ اشارہ

(باب مالا یضمن من الجنایات ص ۳۰۵) کرنے والا اس کا حقیقی بھائی ہو۔

ف:۔ مطلب یہ ہے کہ حقیقی بھائی اپنے حقیقی بھائی کو قتل کرنیکا ارادہ نہیں کر سکتا البتہ ہنسی و تمسخر کے طور پر اس کی طرف اشارہ کر سکتا ہے مگر تب بھی یہی حکم ہے یعنی اگر اشارہ کرنیوالے کا مقصود قتل کرنا نہ ہو بلکہ تمسخر کرنا مقصد ہو تب بھی وہ مستحق لعنت ہے فرشتے اسپر لعنت کرتے ہیں۔

(۲۶) عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رض وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ رواہ رزین وفی روایۃ لہ عن ابن عباس ان علیاً رض احرقھما و ابا بکر رض ھدم علیھما حائطا ۸۱ (کتاب الحدود ص ۳۱۳)

حضرت ابن عباس و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، وہ شخص ملعون ہے جو قوم لوط جیسا عمل (یعنی اغلام بازی) کرے اور ابن عباس سے یہ بھی روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں (فاعل و مفعول) کو جلا دیا یعنی جلا دینے کا حکم فرمایا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان دونوں (فاعل و مفعول) پر دیوار گرا دی یعنی دیوار

گرا دینے کا حکم فرمایا تاکہ دونوں دب کر ہلاک ہو جائیں۔

(۲۳) عَنْ اَبِیْ هریرة رض حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
عن النبی صلی اللہ علیہ روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم قال لعن اللہ وسلم نے فرمایا لعنت کرے اللہ چور
السارق یسرق البیضة پر کہ بیضہ چراتا ہے اور اس کا
فتقطع یدہ ویسرق الحبل ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور رسّی چراتا ہے
فتقطع یدہ متفق علیہ اھ اور اس کا ہاتھ کاٹا
(باب قطع السرقة ص۳۱۳) جاتا ہے۔

ف:۔ امام نووی رح فرماتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوا کہ گنہگاروں پر لعنت کرنا کسی کو متعین کئے بغیر جائز ہے[۱] اور شخص معین کو لعنت کرنا ناجائز ہے۔ انتہیٰ

نیز اس حدیث پاک سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ چوتھائی دینار یا تین درہم سے کم میں بھی ہاتھ کاٹا جائیگا چونکہ بیضہ اور رسی کی قیمت اس سے کم ہی ہوتی ہے اس لئے اس کا جواب دیا گیا ہے۔

اوّل:۔ یا تو بیضہ سے مراد "خود" ہے جس کو جنگ کے موقعہ پر سر پر اوڑھتے ہیں اور حبل سے مراد کشتی کی رسّی ہے، جو قیمتی ہوتی ہے۔

---

[۱] کلام اللہ سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے "اَلَا لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ" ۱۲ ص

دوم۔ یا یہ حکم ابتدائے تھا بعد میں منسوخ ہوگیا۔

سوم۔ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا منشا یہ ہے کہ ایسی معمولی معمولی چیز چراتے چراتے اس کو چوری کی عادت ہوجاتی ہے کہ پھر وہ بڑی بڑی چیزوں کی چوری کرتا ہے جس سے اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

چہارم۔ بعض نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امراء وسلاطین کی عادت کیطرف اشارہ فرمایا ہے کہ وہ ایسا کرتے ہیں۔ بطریق سیاست نہ بطریق حد شرعی۔

(۲۴) عَنْ عبد اللہ بن عمروؓ قال لَعَنَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّاشِیْ وَالْمُرْتَشِیْ رواہ ابوداؤد وابن ماجہ ورواہ الترمذی عنہ وعن ابی ھریرۃ رضؓ ورواہ احمد والبیھقی فی شعب الایمان عن ثوبان وزاد الرّائش یعنی الذی یمشی بینھما ١٥

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور لینے والے پر لعنت فرمائی ہے، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اسکو روایت کیا ہے اور ترمذیؒ نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ وابوہریرہؓ سے اسکو روایت کیا ہے امام احمدؒ اور بیہقیؒ نے شعب الایمان میں حضرت ثوبان رضؓ سے روایت کیا ہے اور

(باب رزق الولاة وهدایا هم ص ۳۲) بیہقی نے یہ بھی زائد کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسپر بھی لعنت فرمائی جو رشوت دینے والے اور لینے والے کے درمیان واسطہ بنے،

ف۔ رشوت سے مراد وہ ہے جو حق کو ناحق اور ناحق کو حق ثابت کرنیکے لئے دی جائے، یہ ناجائز اور حرام ہے اور اگر اپنا حق وصول کرنے اور ظلم کو دفع کرنے کیلئے کچھ دیا جائے تو وہ لعنت کا مستحق نہیں البتہ لینے والا بہرحال لعنت کا مستحق ہے۔

۴۵ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ رض قَالَ سُئِلَ عَلِیٌّ رض هَلْ خَصَّكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَیْئٍ قَالَ مَا خَصَّنَا بِشَیْئٍ لَمْ یَعُمَّ بِهِ النَّاسَ اِلَّا مَا فِیْ قِرَابِ سَیْفِیْ هٰذَا فَاَخْرَجَ صَحِیْفَةً فِیْهَا لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ بِغَیْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْاَرْضِ

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا تم کو (یعنی اہل بیت) کو مخصوص کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز (یعنی احکام) کے ساتھ کہ دوسروں کو وہ احکام نہ فرمائے ہوں، پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایسی چیز کیساتھ

وَفِی رِوَایَۃٍ مَنْ غَیَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَہٗ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اٰوٰی مُحْدِثًا رواہ مسلم ۱۸
(کتاب الصید والذبائح ص۳۵۷)

مخصوص نہیں فرمایا، کہ دوسرے لوگوں کو اس چیز کے ساتھ عام نہ فرمایا ہو، مگر وہ چیز جو میری اس تلوار کے غلاف میں ہے (نہیں معلوم وہ ہمارے ساتھ خاص ہیں یا سب کے لئے عام ہیں) اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک کاغذ (صحیفہ) نکالا اس میں یہ احکام تھے، لعنت کرے اللہ اس شخص کو جو غیر اللہ کے نام پر یا غیر اللہ کی نذر مان کر (اور اگر اللہ کے نام کا ذبح کر کے کسی کو ثواب پہنچانا مقصود ہے تو وہ اس میں داخل نہیں) ذبح کرے اور لعنت کرے اللہ اس شخص پر جو زمین کا نشان چرائے اور ایک روایت میں ہے کہ لعنت کرے اس شخص پر جو زمین کی نشانی تبدیل کرے (یعنی زمین کی نشانی مٹا کر پڑوسی کی زمین اپنی زمین میں ملائے) اور لعنت کرے اللہ اس شخص پر جو اپنے باپ پر لعنت کرے (یا تو صراحتًہ باپ کو لعنت کرے یا کسی دوسرے کے باپ کو لعنت کرے کہ اسکے جواب میں وہ اس کے باپ پر لعنت کرے تو یہ اپنے باپ پر لعنت کئے جانے کا سبب بنا) اور لعنت کرے اللہ اس شخص پر جو کسی بدعتی کو ٹھکانہ دیوے (چونکہ بدعتی کو ٹھکانہ دینا اور اس کی

حمایت کرنا بدعت کی حمایت کرنا ہے، گویا دین کے مٹانے پر مدد کرنا ہے)

۲۶ عنه (ای عن ابن عمرؓ) ان النبی صلی الله علیه وسلم لعن من اتخذ شیئا فیه الروح غرضا متفق علیه (کتاب الصید والذبائح ص۳۵۷)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جو کسی جاندار چیز کو نشانہ بناوے۔ جیسے کسی چڑیا یا بلی یا اور کسی جانور کو باندھ کر اس پر نشانہ لگاویں نشانہ تیز کرنے کیلئے

(چونکہ شکار کرنا تو مقصود ہے نہیں، بلا وجہ جاندار چیز کو عذاب دینا اور ضائع کرنا ہے اس لئے ایسا کرنا موجب لعنت ہے،

۲۷ عنه (ای عن جابرؓ) ان النبی صلی الله علیه وسلم مر علیه حمار وقد وسم فی وجهه قال لعن الله الذی وسمه رواه مسلم ۱۱ (باب مذکور ص۳۵۸)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک گدھا گذرا جس کا منہ داغ دیا گیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ لعنت کرے اس شخص پر جس نے اسے داغا ہے۔

ف:- اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے داغنے والے کو لعنت

فرمائی ہے۔ حالانکہ مسلمان کو لعنت کرنے سے ممانعت کی گئی ہے تو
جواب یہ ہوگا کہ ممکن ہے کہ وہ داغنے والا مسلمان نہ ہو منافق ہو
یا کافر ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ حدیث پاک میں بددعا مقصود نہ ہو
بلکہ یہ جملہ اخبار عن الغیب کے قبیل سے ہو کہ وہ شخص داغنے کی وجہ سے مستحق
لعنت ہو گیا۔

تنبیہ:۔ منہ پر داغنا خواہ انسان ہو خواہ حیوان بالاجماع
ممنوع ہے لیکن منہ کے علاوہ کسی اور جگہ زکوٰۃ و صدقات کے جانوروں
کو بقصد تعیین و تمیز داغنا بعض حضرات نے مستحب قرار دیا ہے۔
اور آدمی کے داغنے میں اخبار و آثار، قولاً و فعلاً مختلف آئے ہیں مختار
یہ ہے کہ بلا ضرورت ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے البتہ اگر مسلمان طبیب
حاذق کہے کہ علاج اسی میں منحصر ہے تو بقصد علاج جائز ہے اور بعض
حضرات نے بیان فرمایا ہے کہ اہل عرب داغنے میں نفع کا قطعی ہونے کا
اعتقاد رکھتے تھے اس سبب سے ممانعت فرمائی تاکہ شرک خفی میں
مبتلا نہ ہوں۔

(۲۸) عن ابن عباسؓ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
قال لَعَنَ النبی صلی اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم المُخَنَّثِیْنَ وَ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے مخنث

المُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَآءِ	مردوں پر اور مردوں سے مشابہت
وَقَالَ اَخْرِجُوْهُنَّ مِنْ	اختیار کرنے والی عورتوں پر اور
بُيُوْتِكُمْ رواہ البخاری	ارشاد فرمایا کہ انہیں اپنے گھروں
(باب التزجل ص۳)	سے نکالدو،

ف۔ مخنث اس شخص کو کہتے ہیں جو لباس میں، ہاتھوں کو مہندی لگانے میں، آواز میں، کلام میں، حرکات وسکنات میں عورتوں کی مشابہت اختیار کرے۔ مخنث دو طرح کے ہوتے ہیں ایک تو خلقی کہ اسکی اصل خلقت وجبلت ہی عورتوں کے اوضاع واخلاق کے مطابق واقع ہوئی ہے دوسرا وہ ہے جو اصل خلقت میں تو ایسا نہیں ہے، بتکلف عورتوں کی مشابہت امور مذکورہ میں اختیار کرتا ہے لعنت و مذمت اسی کے حق میں خاص ہے اول کے حق میں نہیں کہ وہ معذور ہے

۲۹ عَنْهُ (عن ابن عباسؓ)	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ	سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ	علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لعنت
الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ	کی اللہ نے، یا اللہ لعنت کرے
بِالنِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ	عورتوں کی مشابہت کرنیوالے
مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ	مردوں پر اور مردوں کی

رواہ البخاری ۱۵۱ (باب المترجل ص۳۵۸)

مشابہت کرنیوالی عورتوں پر۔"

۳۰۔ عن ابن عمر رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ

متفق علیہ ۱۸۱
(باب مذکور ص۳۸۱)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ نے لعنت کی یا لعنت کرے اس عورت پر جو اپنے بالوں میں دوسری عورت کے بال، اپنے بالوں کو لمبا ظاہر کرنیکے لئے ملادے اور اسپر جو اپنے بالوں میں دوسری عورت کے بال ملوائے اور لعنت کی گودنے والی پر اور گود وانے والی عورت پر۔

ف۔ امام نووی رح نے فرمایا کہ حدیثوں سے صراحۃً معلوم ہوتا ہے کہ بالونکا ملانا مطلقاً حرام ہے ظاہر و مختار بھی ہے (اور فرمایا ہے) کہ ہمارے علماء نے یہ تفصیل بیان کی ہے کہ اگر آدمی کے بال ملاوے تو بالاتفاق حرام ہے اس لئے کہ آدمی کے بالوں یا دیگر اجزائے سے فائدہ اٹھانا اسکی بزرگی وعظمت کیوجہ سے حرام ہے۔

اور اگر آدمی کے علاوہ کسی جانور کے پاک بال ہوں تو اس وقت یہ حکم ہے کہ اگر عورت کا شوہر نہوا اور نہ اس کا کوئی مالک ہو (یعنی وہ باندی نہو) تو اس کو ان کا ملانا بھی حرام ہے اور اگر اسکا خاوند یا اس کا مالک

ہو (باندی ہونے کیصورت میں) تو پھر تین صورتیں ہیں۔ ان میں صحیح تر یہ ہے کہ اگر خاوند یا مالک کی اجازت سے ملا وے تو جائز ہے ورنہ نہیں۔

امام مالکؒ امام طبریؒ اور بہت سے علمائے بیان فرمایا ہے کہ بالوں میں ہر چیز کا ملانا ممنوع ہے خواہ بال ہوں یا صوف ہو یا کپڑے کا ٹکڑا وغیرہ یا کچھ اور سب ملانا ممنوع ہے اور حضرت لیثؒ نے فرمایا ہے کہ نہی بالوں کے ملانے کیساتھ خاص ہے چنانچہ بالوں کے علاوہ اگر کوئی اور چیز صوف وغیرہ یا سرخ ڈورا وغیرہ جو بالوں کے مشابہ نہ ہو اس کا ملانا بلا کراہت جائز ہے۔

(۲۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ الْوَاشِمَاتِ وَ الْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَیِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰہِ فَجَائَتْہُ اِمْرَاَۃٌ فَقَالَتْ اِنَّہٗ بَلَغَنِیْ اَنَّکَ تَلْعَنُ کَیْتَ وَکَیْتَ فَقَالَ مَالِیْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کی اللہ نے گودنے والیوں اور گودوانیوالی عورتوں پر اوران عورتوں پر جو منہ پر سے بال چنوا دیں اور دانتوں پر سوہن کرنیوالیوں پر دکہ اظہار حسن وجوانی کے لئے اپنے دانتوں کے درمیان کشادگی کرائیں کہ دانتوں کے درمیان کشادگی حسن کی علامت ہے اور

وَمَنْ هُوَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ فَقَالَتْ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَیْنَ اللَّوْحَیْنِ فَمَا وَجَدْتُّ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ قَالَ لَئِنْ کُنْتِ قَرَأْتِہٖ لَقَدْ وَجَدْتِّیْہِ، اَمَا قَرَأْتِ "مَا آتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا" قَالَتْ بَلٰی قَالَ فَاِنَّہٗ قَدْ نَھٰی عَنْہُ،

متفق علیہ

(باب مذکور ص۳۸۱)

عرب عورتیں اپنے دانتوں میں کشادگی کرایا کرتی تھیں تاکہ حسین اور جوان معلوم ہوں) کہ خلق اللہ (اللہ کی پیدا کی ہوئی چیز کو) بدلنے والی ہیں (یہ جملہ وجوب لعنت کیواسطے تعلیل کے مشابہ ہے مثلہ کرنے اور ڈاڑھی منڈانے میں بھی یہ علت پائی جاتی ہے مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہر تغیر حرام ہو اس لئے کہ یہ علت مستقلہ نہیں، بلکہ علت حرمت تو شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نہی ہے، اور حکمت نہی ہیں یہ ہے پس بعض تغیرات کو شارع علیہ السلام نے مباح فرمایا ہے بعض کو حرام) پس آئی ایک عورت حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا، بالتحقیق مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ (عورتوں کو) ایسی اور ایسی لعنت فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بھلا میں اسکو کیسے لعنت نکروں؟ جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے اور جو کتاب اللہ میں ملعون ہے اس عورت نے کہا کہ بالتحقیق میں نے پورا قرآن پاک

پڑھا ہے میں نے (جو آپ کہتے ہیں) اس میں نہیں پایا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو اسکو پڑھتی تو البتہ اس حکم کو پاتی۔ (یعنی اگر غور وفکر کے ساتھ پڑھتی تو یہ حکم تجھ کو مل جاتا) کیا تو نے (یہ آیت) نہیں پڑھی "مَآ اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ" الآیۃ جو تم کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم دیویں اس کو لو اور اس پر عمل کرو اور جس چیز سے تم کو منع کریں اس سے باز رہو، اس عورت نے کہا کہ یہ آیت تو میں نے پڑھی ہے، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا بالتحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے اس سے (امور مذکورہ سے) منع فرمایا ہے (یعنی جب ان چیزوں سے جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے باز رہنے کا حکم قرآن پاک سے معلوم ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام منہیات گویا قرآن پاک میں مذکور ہوئیں اسی طرح جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کا حکم قرآن پاک میں موجود ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اوامر قرآن پاک ہی میں موجود ہیں))۔

ف:۔ منکرین حدیث ذرا غور فرمائیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوامر و نواہی کا کیا درجہ ہے اور ان کا انکار کرنا قرآن پاک ہی کا انکار ہے تو جو لوگ منکرین حدیث ہیں وہ حقیقۃً منکر قرآن ہیں۔ اعاذنا اللہ منہ

۲۲ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رض قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ یَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةُ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ
رواہ ابوداؤد (بالتبرجل ص ۳۶۳)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی اس شخص پر جو عورت جیسا لباس پہنے اور لعنت فرمائی اس عورت پر جو مرد جیسا لباس پہنے ۔

ف ۔ آج کے روشن دماغ حضرات اور اپنے آپ کو تہذیب یافتہ کہنے اور سمجھنے والے غور فرمائیں کہ عورتوں جیسا لباس پہننا جسے ہم تہذیب جدید سمجھتے ہیں کس قدر مذموم ہے ایسا ہی عورتوں کو مردوں جیسا لباس پہننا جیسا کہ آج عام رواج ہوتا جا رہا ہے حتیٰ کہ لباس اور شکل وصورت وضع قطع کے اعتبار سے مرد و عورت کا امتیاز ہی اٹھتا جا رہا ہے) کس قدر مذموم اور ہلاکت کی چیز ہے ۔

۲۳ عَنِ ابْنِ اَبِی مُلَیْکَةَ قَالَ قِیْلَ لِعَائِشَةَ رض اِنَّ امْرَأَةً تَلْبَسُ النَّعْلَ قَالَتْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا ایک عورت مردوں جیسا جوتا پہنتی ہے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا

الرَّجلۃ مِنَ النِّسَآء
رواہ ابوداؤد ۲، ۱۷
(باب من کور ص ۳۱۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کی مشابہت کرنیوالی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔

۳۴ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ بَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ یُصَلِّیْ فَوَضَعَ یَدَہٗ فِی الْاَرْضِ فلدغتہ عَقْرَبٌ فَنَاوَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَعْلِہٖ فقتلھا فلمّا انْصَرَفَ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ الْعَقْرَبَ مَا تَدَعُ مُصَلِّیًا وَّلَا غَیْرَہٗ اَوْ نَبِیًّا وَّ غَیْرَہٗ ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَّمَاءٍ فَجَعَلَہٗ فِیْ اِنَاءٍ ثُمَّ جَعَلَ یَصُبُّہٗ عَلٰی اِصْبَعِہٖ حَیْثُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ اس درمیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات نماز پڑھ رہے تھے پس اپنا ھاتھ زمین پر رکھا تو اس کو بچھو نے کاٹ لیا پس اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جوتے سے رگڑ کر مار دیا پس جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا لعنت کرے اللہ بچھو پر نہ نمازی کو چھوڑتا ہے نہ غیر نمازی کو یا یوں فرمایا نہ نبی کو چھوڑتا ہے نہ غیر نبی کو اس کے بعد نمک اور پانی منگایا اور اس کو ایک برتن میں کر کے اس کو انگلی پر

لَدَغَتْهُ وَيَمْسَحُهَا وَيُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ (كتاب الطب والرقى ص۳۹۰)

جس جگہ کاٹا تھا، ڈالنے لگے اور اس پر ہاتھ پھیرتے ہوئے معوذتین (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پڑھ کر پھونکتے تھے۔

۳۵ عَنْ حُذَيْفَةَ رض قَالَ مَلْعُوْنٌ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ رواه الترمذي وابوداؤد (باب الجلوس والنوم والمشي ص۴۰۴)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر وہ شخص ملعون ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر لعنت فرمائی جو حلقہ کے درمیان بیٹھے

ف:۔ یہ اسوقت ہے جب کہ وہ قصداً ازراہ تکبر ایسا کرے اپنی بڑائی وعظمت ظاہر کرنے کے لئے درمیانی حلقہ میں بیٹھے اور اگر اتفاقاً ایسا ہو جائے کہ درمیان میں جگہ ملی یا کسی عذر اور مجبوری کی وجہ سے ایسا ہوا، اور وہ تکبر سے محفوظ ہے تو وہ اس سے مستثنیٰ ہے۔

۳۶ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے

إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ دُونَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ فَتُغْلَقُ أَبْوَابُهَا ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ إِلَى الَّذِي لُعِنَ فَإِنْ كَانَ لِذَلِكَ أَهْلًا وَإِلَّا رَجَعَتْ إِلَى قَائِلِهَا

رواہ ابو داؤد ۱ھ

(باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم ص۴۱۳)

ہوئے سنا کہ مؤمن بندہ جب کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کیطرف چڑھتی ہے آسمان کے دروازے اس سے بند کر لئے جاتے ہیں پھر وہ زمین کیطرف اترتی ہے تو اس کے دروازے بند کر لئے جاتے ہیں پھر وہ دائیں بائیں گھومتی ہے پس جب اس کو کہیں ٹھکانہ نہیں ملتا تو اس کیطرف جس پر لعنت کی گئی ہے لوٹتی ہے پس اگر وہ اس کا مستحق ہے تو خیر ورنہ اسکے قائل (یعنی لعنت کرنیوالے) کیطرف لوٹ جاتی ہے۔

(۳۷) عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضہ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُونٌ مَنْ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

ضَارَّ مُؤْمِنًا اَوْ مَكَرَ بِهٖ رواہ الترمذی وقال هٰذا حدیث غریب اھ (باب ماینھی عنہ فی النھا جر ص۲۲۸)

وہ آدمی ملعون ہے جو کسی مومن کو ضرر پہنچائے، یا اس کے ساتھ مکر کرے (دھوکہ دے غداری کرے)۔

۳۸ عنہ (ای عن ابی ھریرۃ رضؓ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ، رواہ الترمذی وابن ماجۃ اھ (کتاب الرقاق ص۴۴۲)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار غور سے متوجہ ہو کر سنو!) بیشک دنیا ملعون ہے اور جو چیزیں دنیا میں ہیں سب ملعون ہیں، سب پر لعنت کی گئی ہے مگر (یہ چیزیں مستثنیٰ ہیں) (۱) اللہ کا ذکر (۲) اور وہ چیزیں جس کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتے ہیں یعنی نیک اعمال اور افعال قرب، یا ماوالاہ کے معنی یہ ہیں کہ وہ چیز جو ذکر اللہ کے قریب ہو یعنی ذکر خیر، یہ جیب سے جیب والاہ، قاربہ کے معنی ہیں ہوا اور اگر اس کو تابعہ کے معنی میں لیویں تو معنیٰ ہوں گے وہ چیز جو ذکر اللہ کے پیچھے ہے یعنی جو چیز ذکر اللہ کو لازم ہے اور وہ ہے اللہ کے اوامر کی اتباع اور نواہی سے

اجتناب و پرہیز۔

اور ایک صورت یہ ہے کہ مَاوالاہ میں مَا کو مَن کے معنی میں لیویں تو معنی ہوں گے "وہ شخص جو ذکر اللہ کے قریب ہو یا وہ شخص جو ذکر اللہ کو محبوب رکھتا ہے۔ (۳) اور عالم (۴) اور متعلم (علم دین حاصل کرنیوالا) کہ یہ چیزیں تو اس حکم لعنت سے مستثنیٰ اور محفوظ ہیں ورنہ سب چیزیں ملعون ہیں۔

(۳۹) عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رضؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لُعِنَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْھَمِ، رواہ الترمذی (باب مذکور صـ۱۴۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ سلم سے روایت فرماتے ہیں کہ دینار کے بندہ اور درہم کے بندہ پر لعنت کی گئی ہے (یعنی جو شخص دینار و درہم (روپیہ پیسہ) کے ساتھ ایسا معاملہ کرے جیسا معبود کیساتھ کرنا چاہیئے اور انہیں کو مؤثر حقیقی اور متصرف فی الافعال اعتقاد کرے تو ایسا شخص چونکہ کافر ہے اسپر لعنت کی گئی ہے کہ اس نے ایسی چیز کو جو اسکی تابع و خادم تھی جس کو اس کے نفع کے لئے پیدا کیا گیا تھا اسکو ہی اس نے اپنا معبود و مقصود بنالیا۔ اور محسن حقیقی معبود برحق تعالیٰ شانہٗ نظر نہ کی)

۱۴ عَنْ ابنِ عمر رضؓ قَالَ قَالَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا رَأَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی شَرِّکُمْ ، رواہ الترمذی (باب مناقب الصحابۃ ص۵۵۴)

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے اصحاب (رضی اللہ عنہم اجمعین) کو گالیاں دیتے ہیں (برا کہتے ہیں) تو یوں کہو اللہ کی لعنت ہو تمہارے اس فعل بد پر)

ف :- "لعنۃ اللہ علی شرکم" یا تو مطلب یہ ہے کہ تم پر لعنت ہو تمہارے اس فعل بد کی بنا پر یا بنا بر احتیاط یہ فرمایا کہ ذات پر لعنت کرنے سے فعل پر لعنت کرنا احتیاط کے قریب ہے گو اس صورت میں بھی لعنت انہیں کیطرف لوٹے گی۔"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین تو اس سے بہت پاک ہیں (کہ ان حضرات کا ذکر کسی قسم کی برائی کے ساتھ کیا جائے) بلکہ وہ حضرات اپنے مناقب وکمالات بے شمار کی بنا پر رحمت و رضوان کے مستحق ہیں، انکی شان بہت بلند ہے انکے احسانات بے شمار ہیں، مگر سخت افسوس کی بات ہے کہ بہت سے لوگوں کا شب و روز کا مشغلہ ہی یہ بنا ہوا ہے کہ ان حضرات کی شان میں زبان کھولیں اور عیب نکالیں

خدائے پاک صحابۂ کرام رضؓ کو ان کی شایانِ شان اور اپنی رحمت کی وسعت کے مطابق خوب خوب بدلہ عطا فرمائے اور ہم سب کی ان حضرات کی شان میں خلافِ شان زبان کھولنے سے حفاظت فرمائے (آمین اللّٰہم آمین)۔

حسنِ اتفاق کہ حدیث کی اکثر کتابیں مناقب الصحابہؓ پر ختم ہوتی ہیں کہ اکثر محدثین حضرات نے یہ التزام کیا کہ آخر میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے مناقب بیان فرمائیں۔

یہ مختصر چہل حدیث بھی مناقب الصحابہ پر ختم ہوئی۔ فللہ الحمد علیٰ ذالک۔ خدائے پاک اس کو قبول فرمائے اور مخلوق کے لئے نافع بنا دے" وما ذالک علی اللہ بعزیز"

صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ وحبیبہٖ سید المرسلین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ واتباعہٖ الی یوم الدین ۵ آمین یا ارحم الرّاحمین

محمد فاروق غفرلہٗ

دارالعلوم جامع مسجد شہر میرٹھ

۱۹/۵/۹۹ھ